جاوید احمد غامدی

سیاق وسباق کے آئینہ میں (چھٹی قسط)

مولانا فضل محمد یوسف زئی

جاوید احمد غامدی کی قرآن فہمی

جاوید احمد غامدی صاحب جس طرح مجتہد بن کر نیا دین متعارف کرا رہے ہیں، فقہاء امت اور مفسرین ملت کی جس طرح تغلیط وتردید کررہے ہیں، اس کی تھوڑی سی جھلک سابقہ اوراق میں ناظرین نے ملاحظہ فرمالی۔ اب غامدی صاحب نے قرآن کریم کی آیات کے تراجم اور مطالب میں جو غلطیاں کی ہیں، ناظرین انہیں بھی ایک نظر دیکھ لیں اور غور سے پڑھ لیں۔ اور پھر فیصلہ کریں کہ آیا غامدی صاحب واقعی علامہ اور مجتہد ہیں یا علمی میدان میں بے علمی کا شکار ہیں۔ قرآن کریم کی آیات کے تراجم اور مطالب میں یہ غلطیاں ایسی ہیں کہ اگر غامدی صاحب نے دانستہ طور پر ان کا ارتکاب کیا ہے تو یہ سراسر تحریف قرآن اور موصوف محرفِ قرآن کہلائیں گے اور اگر غیر دانستہ اور غیر ارادی طور پر اس کا ارتکاب ہوا ہے تو پھر معلوم ہوتا ہے کہ آنجناب غافل اور بے علم ہیں۔

میں اس بات کا اعتراف کرتا ہوں کہ جناب غامدی صاحب کا قلم اور قلم کی کاٹ، مقالہ نگاری اور تحقیق کی گہرائی بہت زیادہ ہے، مگر نہ معلوم یہ کس فتنہ کا شکار ہوگیا ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ان کے پیش رو اور ان کے محبوب استاد امین احسن اصلاحی صاحب نے ان کو اسی طرح سبق پڑھایا ہے۔

امین احسن اصلاحی صاحب کی زکوۃ سے متعلق ایک کتاب ہے، جس کا نام ''مسئلہ تملیک'' ہے۔ اسی کے نقش قدم پر قدم بقدم غامدی صاحب کے قدم پڑتے ہیں، البتہ بعض مقامات پر غامدی صاحب کے قدم اپنے استاد امین احسن اصلاحی صاحب سے آگے بڑھ جاتے ہیں، تو لیجئے! قرآن عظیم کی آیات کے تراجم اور مطالب بتانے میں غامدی صاحب نے جو غلطیاں کی ہیں، ان پر غور فرمائیں۔ یہ حوالہ جات اور عبارات پروفیسر مولانا محمد رفیق صاحب کی کتاب ''غامدی مذہب کیا ہے؟'' صفحہ: ۴۸، تاریخ اشاعت، ستمبر ۱۹۹۸ء سے لیے گئے ہیں، تبصرہ راقم الحروف کا ہے:

سورۃ اللہب: '' تَبَّتْ يَدَا أَبِيْ لَهَبٍ وَّتَبَّ۔'' کا ترجمہ غامدی صاحب نے یہ کیا ہے کہ: ''ابولہب کے

’’یہ قریش کے ان فراعنہ کو جہنم کی وعید ہے جو مسلمانوں کو ایمان سے پھیرنے کے لیے ظلم وستم کا بازار گرم K ہوئے تھے، انہیں بتایا گیا ہے کہ وہ اگر اپنی اس روش سے باز نہ آئے تو دوزخ کی اس گھاٹی میں N دیئے جائیں گے جو ایندھن سے بھری ہوئی ہے، اس کی آگ نہ کبھی دä ہوگی اور نہ بجھے گی۔‘‘ (البیان: ۱۵۷)

ß ہ: سب سے پہلے غامدی صاحب کے ترجمہ کو دیکھیں جو ا r ں نے ایک تحر h پس منظر کو ذہن میں رکھ کر کیا ہے، جس کا ’ دشوار اور باعث الجھن ہے۔ ترجمہ وتفسیر دونوں ناظرین کے سامنے ہیں، مفسرین میں سے کسی نے ’’اَلْأُخْـدُوْد‘‘ کا ترجمہ گھاٹی سے نہیں کیا۔ جو ترجمے میرے سامنے ہیں ان میں ’’اُخْـدُوْد‘‘ کا ترجمہ کھائیاں سے کیا گیا ہے۔ شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ نے ان آیات کا ترجمہ اس طرح کیا ہے: ’’مارے گئے کھائیاں کھودنے والے، آگ ہے بہت ایندھن والی۔‘‘ (ص: ۷۸۵)

اس ترجمہ کے بعد شیخ الاسلام علامہ ﷻ احمد ¢ نی رحمۃ اللہ علیہ نے مسلم شریف کی ایک لمبی حدیث کا ترجمہ کرکے ان آیات کی تفسیر کا تعین کیا ہے کہ دیگر واقعات کا احتمال بھی ہے، لیکن مسلم شریف اور ترمذی وغیرہ نے جو تفسیر پیش کی ہے، وہ اس غلام کا واقعہ ہے جس کا نام عبداللہ تامر تھا اور جادو I کے بجائے راہب پر ایمان لایا اور پھر ایک انقلاب برپا ہوگیا۔ وقت کے ظالم بادشاہ نے کھائیاں کھود کر اس میں ایندھن بھروا کر آگ میں لوگوں کو ڈالا۔ ’’القاموس الوحید‘‘ میں لکھا ہے کہ: ’’خَدَّ یَخُدُّ نَصَرَ یَنْصُرُ‘‘ سے ہے، چنانچہ مولانا وحید الزمان قاسمی کیرانوی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے تمام مادوں کو ذکر کیا ہے، ان میں کسی مادہ میں گھاٹی کا ترجمہ نہیں ہے، فرماتے ہیں: ’’اَلْأُخْـــدُوْد‘‘ لمبا گڑھا، خندق، زمین پھاڑنا، زمین کو ہل کے ذر (سے کھودنا۔‘‘ (القاموس الوحید: ص: ۴۱۳)

اب مفسرین ایک طرف جارہے ہیں، اہل لغت ایک طرف جارہے ہیں، احادیث مقدسہ کا نقشہ الگ سمت بتارہا ہے اور غامدی صاحب ہیں کہ سرپٹ ایک الگ وادی میں گھوم رہے ہیں۔ وہ دیدہ ودانستہ عبداللہ تامر کی کرامت کو چھپارہے ہیں۔ پھر افسوس اس پر ہے کہ ان کی علمی بنیاد اور قرآن فہمی کا معیار انتہائی کمزور ہے، بابا سعدی نے سچ کہا:

ترسم نہ رسی بکعبہ اے اعرابی ! کیں راہ کہ تو میروی بترکستان است

’’اے دیہاتی! مجھے خطرہ ہے کہ تم ~ نہیں پہنچ سکو گے، کیونکہ تم جس راستے پر جارہے ہو یہ ترکستان کو جانکلتا ہے۔‘‘

میں نے ابتدا میں لکھا ہے کہ غامدی صاحب اگر کچھ نہ تو اللہ تعالیٰ کے ہاں ان سے نہ کا سوال نہ ہوتا اور جب غلط لکھا ہے تو لامحالہ اس کا سوال ہوگا۔ میرے قلم میں غامدی صاحب کے لیے بے شک سختی ہے، اس کی دو وجوہات ہیں: ایک وجہ یہ کہ شاید غامدی صاحب کی وجہ سے جو لوگ غلط فہمی کا شکار ہیں یا ان کے خاص پیروکار ہیں وہ باز آجائیں۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ غامدی

صاحب کی غلط سوچ اور غفلت کی تہہ اتنی موٹی ہو چکی ہے کہ اس کے کاٹنے کے لیے کسی تیز دھار تلوار کی ضرورت تھی، میرے قلم کے ٹوٹے پھوٹے الفاظ کا تو غامدی صاحب اور ان کے مریدین مذاق اڑائیں گے اور کہیں گے کہ ان کی تحریر کا معیار بلند نہیں ہے۔

میں صاف کہتا ہوں کہ میں نے یہ مضمون تحریر کی بلندی یا پستی کے لیے نہیں لکھا ہے، بلکہ میں نے ایک خطرے کی نشاندہی کی ہے، تاکہ غامدی صاحب بھی اور ان کے پیروکار بھی اس خطرے کے برے انجام سے اپنے آپ کو بچائیں۔ ہدایت اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے، جسے چاہتا ہے دیتا ہے۔ میرے قلم کی سختی کی وجہ یہ بھی ہے جو غامدی صاحب نے فقہاء اور اولیاء وعلماء کے خلاف تیز قلم چلانے کی وجہ اپنی کتاب ''برھان'' کے دیباچہ میں ایک شعر کی صورت میں لکھی ہے، شعر یہ ہے:

چمن میں تلخ نوائی میری گوارا کر　　　　کہ زہر بھی کبھی کرتا ہے کارِ تریاقی

میرا مقصد قطعاً یہ نہیں کہ میری تحریر اور مضمون کا کوئی جواب دے۔ جواب دینے کی ضرورت بالکل نہیں اور نہ میں کسی کا جواب پڑھوں گا اور نہ جواب الجواب میں پڑوں گا۔ اگر راہِ راست پر آنے کی کسی کو فکر ہے تو اس مضمون میں بہت کچھ ہے اور اگر کسی کو کوئی فکر ہی نہیں تو میں صرف یہ کہوں گا:

لاینفع الوعظ قلباً قاسیاً أبداً　　　　وھل یلین بقول الواعظ الحجر

یعنی ''سنگ دل انسان کو کبھی بھی نصیحت فائدہ نہیں دیتی ہے اور کیا کسی واعظ کے وعظ سے پتھر نرم ہوسکتا ہے؟''

البتہ میں مایوس نہیں ہوں۔ ہوسکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس تحریر و مضمون کو کسی کے لیے ہدایت اور راہنمائی کا ذریعہ بنادے:

مسافر راستہ دیکھے نہ دیکھے　　　　چراغ رہ گزر جلتا رہے گا

قرآن عظیم کی آیات کے تراجم اور تفاسیر میں غامدی صاحب نے جو روش اختیار کی ہے، یہ سرسید احمد خان کا طریقہ ہے، جس میں انکارِ حدیث بھی ہے اور معجزات کا انکار بھی ہے۔ یہ ورثہ سرسید سے حمید الدین فراہی کو ملا اور ان سے امین احسن اصلاحی کو ملا اور ان سے جاوید احمد غامدی صاحب نے لیا۔

(جاری ہے)